

وارفتگی دل ہے، یا دستِ تصرف ہے
ہیں اپنے تخیل میں، دن رات بہم تجھ سے
یہ جو روحِ جفا سہنا، پھر ترکِ وفا کرنا
اے ہرزہ پڑو ہی بس، عاجز ہوئے ہم تجھ سے
غالب کی وفا کیشی اور تیری ستم رانی
مشہور زمانہ ہے، اب کیا کہیں ہم تجھ سے
ہوا اور تجھ سے لطف د
کرم کی امید بدستور وابتہ
ہے۔ مقامِ حیرت
ہے کہ یہ کتنی عجیب
تمنا ہے !
مطلب یہ کہ
زندگی میں کبھی ایک
لمحے کے لیے بھی راحت
نصیب نہ ہوئی۔ براہیں

ہم یہی سمجھتے رہے کہ جو کچھ ہے، ہمارے اپنے اعمال کی سزا ہے۔ تیری طرف
سے کبھی کوئی بدگمانی پیدا نہ ہوئی۔ اگرچہ تجھ سے لطف و کرم کی امید عجیب سی معلوم
ہوتی ہے، لیکن بدستور قائم ہے۔

۲۔ شرح : خود ہی سوال کرتے ہیں کہ اے خدا! جب ہم تیری طرف
سے کوئی رنج و غم ہی برداشت نہیں کرتے تو آخر تجھ سے لطف و کرم کی امید پر
کیوں زندگی بسر کر رہے ہیں؟ لطف کی امید تو اسی کو ہو سکتی ہو ظلم ہے۔

۳۔ شرح : ہم اپنے خیال میں رات دن تجھ سے ملے رہتے ہیں۔
معلوم نہیں، یہ ہمارے دل کی وارفتگی اور دیوانگی ہے یا یہ سب کچھ کسی قوت
کے تصرف کا نتیجہ ہے۔

۴۔ لغات : ہرزہ پڑو ہی : بیہودہ جستجو، لغو خیال۔

شرح : اتنے ظلم و جور سہ لیے، پھر وفا کے راستے سے
ہٹ جانے کی فکر ہوئی۔ اے بیہودہ فکر! الگ ہو، ہم تیرے ہاتھوں عاجز آ گئے۔
مطلب یہ کہ جو روحِ جفا برداشت کر چکنے کے بعد وفا سے دست بردار ہونا
سراسر لغو خیال ہے۔